REGD. No. L. 5754

81

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

رجسٹرڈ یکشنبہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

۱۳ ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۴ تبوک ۱۳۴۰ ہش | ۲۴ ستمبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۲۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

نخلہ ۲۲ ستمبر بوقت ۱۱½ بجے قبل دوپہر

میں حضرت نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی بیماری اور پھر وفات کے سلسلہ میں لاہور اور ربوہ گیا ہوا تھا۔ کل واپس آکر حضور کو دیکھا ہے۔ حضرت نواب صاحب کی وفات کا حضور کی طبیعت پر بہت اثر اور صدمہ ہے۔ اس کے باعث کافی کمزوری اور ضعف ہے۔ آج رات نیند نسبتاً بہتر آگئی۔

احباب جماعت آجکل خاص طور پر دعاؤں میں لگے رہیں تا اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کے ساتھ حضور کو کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۳ ستمبر۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس تاحال بیمار ہیں۔ انتڑیوں میں درد کا سلسلہ جاری ہے۔ آج صبح بخار ۱۰۱ ہے بعض ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ علاج کے لئے لاہور لے جانا ضروری ہے احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

نیا آئین اگلے سال کے شروع میں نافذ کر دیا جائے گا

صدر ایوب نومبر میں آخری فیصلہ کا اعلان کریں گے۔ دستوری سفارشات پر غور کیلئے گورنروں کی کانفرنس طلب کر لی گئی

راولپنڈی ۲۳ ستمبر۔ توقع ہے کہ نیا آئین اگلے سال کے شروع میں نافذ کر دیا جائے گا۔ صدر ایوب خاں نئے آئین کے بارے میں آئندہ نومبر میں اپنے فیصلہ کا اعلان کریں گے۔ صدر نے دستوری سفارشات پر غور کرنے کے لئے ۲۳ اکتوبر کو گورنروں کی کانفرنس طلب کی ہے۔ یہاں ایک سرکاری اعلان جاری کیا گیا ہے جس میں نئے آئین کے نفاذ کی پوزیشن کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ صدر کے فیصلے کے اعلان کے بعد آئین کا مسودہ تیار ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور اس میں کچھ عرصہ لگے گا۔ اعلان کا مکمل متن حسب ذیل ہے۔

"اس بارے میں قیاس آرائی کی جا رہی ہے کہ نیا آئین کب نافذ ہوگا۔ اس سلسلہ میں پوزیشن یہ ہے کہ صدارتی کمیشنوں کی دیگر تمام رپورٹوں کی طرح صدر نے آئین کمیشن کی سفارشات بھی کابینہ کی ایک کمیٹی کے سامنے رکھی ہیں جو ان کا جائزہ لے رہی ہے۔ کمیٹی کا اجلاس تقریباً روزانہ ہو رہا ہے۔ بعض ناگزیر وجوہ کی بنا پر اجلاس کسی دن نہیں بھی ہوتا۔ توقع ہے کہ کمیٹی جائزہ کا کام ماہ رواں کے آخر تک مکمل کر کے اپنی رپورٹ تیار کرے گی۔ بعد ازاں صدر دستوری سفارشات میں انتظامی مسائل کے بارے میں ملک کے بعض اعلیٰ احکام سے صلاح و مشورہ کریں گے۔ ان کے نظریات اکتوبر کے پہلے ہفتہ تک معلوم ہو جائیں گے۔ دستوری سفارشات پر غور کرنے کے لئے صدر نے ۲۳ اکتوبر کو راولپنڈی

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

"پاکستان کی علاقائی سالمیت کو نقصان پہنچانے کی ہر کوشش کو ناکام بنا دیا جائیگا"

"صوبائی حکومتیں کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو ضروری اختیارات منتقل کر دیگی" (گورنر)

کوئٹہ ۲۳ ستمبر۔ مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خاں نے کہا ہے کہ صوبائی حکومتیں عوام کے مسائل آسانی سے حل کرنے کے لئے ضروری اختیارات کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کو منتقل کر دیں گی۔ ملک امیر محمد خاں کوئٹہ اور قلات کے دورہ کے سلسلہ میں یہاں پہنچے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ڈویژنل اور ڈپٹی کمشنروں کو اختیارات کی منتقلی کے بارے میں قطعی فیصلہ ہو چکا ہے۔

صوبائی گورنر نے افغانستان کے متعلق حکومت پاکستان کی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کسی بھی ملک کے علاقہ میں مداخلت کا ارادہ نہیں رکھتا لیکن وہ اپنے علاقہ کا دفاع کرنے کا بھی پختہ عزم رکھتا ہے اور اگر پاکستان کی علاقائی سالمیت کی خلاف ورزی کی کوئی بھی کوشش کی گئی۔ تو ہم اسے سختی سے کچل دیں گے

اقوام متحدہ کو غیر مؤثر بنانے کی کوشش

نیویارک ۲۳ ستمبر۔ روس کی طرف سے اقوام متحدہ کو غیر مؤثر بنانے کے سلسلہ میں جو کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔ ان کے متعلق امریکہ غیر جانبدار ملکوں کے رویہ کا بغور مطالعہ کر رہا ہے سیاسی مبصروں نے اس خیال کا بھی اظہار کیا ہے کہ عالمی ادارے کی ہیئت یا اس کے طریق کار کے ضوابط میں کوئی تبدیلی نہ صرف اس عالمی ادارہ بلکہ خود غیر جانبدار ملکوں کے مستقبل اور امن عالم کی بھلائی پر اثر انداز ہوگی۔

پاکستان کیلئے یوگوسلاوی امداد

کراچی ۲۳ ستمبر۔ وزیر خوراک لفٹیننٹ جنرل کے ایم شیخ نے کل یہاں بتایا کہ یوگوسلاویہ مختلف میدانوں اور خاص طور پر امداد باہمی زراعت اور افزائش نسل حیوانات کے شعبوں میں پاکستان کو امداد دے گا۔

جماعت احمدیہ کے یورپین مشنری کی ساتویں سالانہ کانفرنس کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی

یورپ میں تبلیغ اسلام کو وسیع کرنے کے متعلق اہم فیصلے

کوپن ہیگن اور السی نور میں تبلیغی جلسوں کا انعقاد

کوپن ہیگن (بذریعہ تار) مبلغ سکنڈے نیویا مکرم سید کمال یوسف صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے یورپین مشنز کی ساتویں سالانہ کانفرنس جو کوپن ہیگن میں مورخہ ۱۵ ستمبر کو شروع ہوئی تھی ۱۷ ستمبر کو کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئی۔ کانفرنس میں شریک نمائندگان نے تبلیغ اسلام کو وسیع کرنے کے ضمن میں بعض اہم فیصلے کئے۔ اس سلسلہ میں مورخہ ۱۵ ستمبر کو ایک پریس کانفرنس بھی بلائی گئی۔ جس میں دنیا کی مشہور خبر رساں ایجنسیوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اخبارات میں کانفرنس سے متعلق خبریں اور فوٹو نمایاں طور پر شائع ہوئے۔ کوپن ہیگن کے ایک قریبی شہر السی نور کے ٹاؤن ہال میں مندوبین کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ علاوہ ازیں کوپن ہیگن اور السی نور میں دو پبلک جلسے بھی منعقد ہوئے جن میں حقانیت اسلام پر مشتمل پُر اثر تقاریر ہوئیں ۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

— روزنامہ الفضل ربوہ —
مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۶۱ء

جماعت احمدیہ کی منزلِ مقصود روشن اور واضح ہے

ہر ایک سچّا احمدی اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ کیوں احمدی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ:

"میں رسالہ فتح اسلام میں کسی قدر لکھ آیا ہوں کہ اسلام کے ضعف اور غربت اور تنہائی کے وقت میں خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے۔ تا میں ایسے وقت میں جو اکثر لوگ عقل کی بد استعمالی سے ضلالت کی راہیں پھیلا رہے ہیں۔ اور روحانی امور سے رشتہ مناسبت بالکل کھو بیٹھے ہیں اسلامی تعلیم کی روشنی ظاہر کروں۔"

ان الفاظ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بعثت کی وجہ بیان فرمائی ہے۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

"میں یقیناً جانتا ہوں کہ اب وہ زمانہ آ گیا ہے کہ اسلام اپنا اصلی رنگ نکال لئے گا۔ اور اپنا وہ کمال ظاہر کرے گا۔ جس کی طرف آیت لیظھرہٗ علی الدین کلہ میں اشارہ ہے۔ سنت اللہ اسی طرح واقع ہے۔ کہ خزائن معارف و دقائق اسی قدر ظاہر کئے جاتے ہیں۔ جس قدر ان کی ضرورت پیش آتی ہے۔ سو یہ زمانہ ایک ایسا زمانہ ہے جو اس نے ہزارہا عقلی مفاسد کو ترقی دے کر اور بے شمار معقولی شبہات کو منصۂ ظہور میں لا کر بالطبع اس بات کا تقاضا کیا ہے کہ ان اوہام و اعتراضات کے رفع دفع کے لئے فرقانی حقائق و معارف کا خزانہ کھولا جائے۔ بے شک یہ بات یقینی طور پر ماننی پڑے گی کہ جس قدر حق کے بالمقابل پر اب معقول پسندوں کے دلوں میں اوہام باطلہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور عقلی اعتراضات کا ایک طوفان برپا ہوا ہے۔ اس کی نظیر کسی زمانہ میں پہلے زمانوں میں سے نہیں پائی جاتی۔ لہٰذا ابتداء سے اس امر کو بھی کہ ان اعتراضات کا براہین شافیہ و کافیہ سے بحوالہ آیات قرآنیہ بکلّی استیصال کر کے تمام ادیان باطلہ پر فوقیت اسلام ظاہر کر دی جائے۔ اسی زمانہ پر چھوڑا گیا تھا۔ کیونکہ پیش از ظہور مفاسد ان مفاسد کی اصلاح کا تذکرہ محض بے محل تھا۔ اسی وجہ سے حکیم مطلق نے ان حقائق اور معارف کو اپنی کلام پاک میں مخفی رکھا اور کسی پر ظاہر نہ کیا جب تک کہ ان کے اظہار کا وقت آ گیا۔ ہاں اس وقت کی اس نے پہلے سے اپنی کتاب عزیز میں خبر دے رکھی تھی۔ جو آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ میں صاف اور کھلے کھلے طور پر مرقوم ہے۔ سو اب وہی وقت ہے اور ہر ایک شخص روحانی روشنی کا محتاج ہو رہا ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے اس روشنی کو دے کر ایک شخص کو دنیا میں بھیجا وہ کون ہے؟ یہی ہے جو بول رہا ہے۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۵۱۴ و صفحہ ۵۱۵)

اس کے بعد آپ فرماتے ہیں:۔

"رسالہ فتح اسلام میں یہ امر مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ ایسے عظیم الشان کاموں کے لئے قوم کے ذی مقدرت لوگوں کی امداد ضروری ہوتی ہے۔"

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"اس سے زیادہ اور کونسی سخت مصیبت ہو گی کہ ساری قوم دیکھ رہی ہے کہ اسلام پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے ہیں۔ اور وہ دجّال پھیل رہا ہے جو کسی آنکھ نے پہلے اس سے نہیں دیکھی تھی۔ اس نازک وقت میں ایک شخص خدا تعالیٰ کی طرف سے اٹھا۔ اور چاہتا ہے کہ اسلام کا خوبصورت چہرہ تمام دنیا پر ظاہر کرے اور اس کی راہیں مغربی ملکوں کی طرف کھولے۔ لیکن قوم اس کی امداد سے دستکش ہے۔ اور سوءظن اور دنیا پرستی کی راہ سے بکلّی قطع تعلق کر کے چپ چاپ بیٹھی ہے۔ افسوس کہ ہماری قوم میں سے بہتوں نے سوءظن کی راہ سے ہر ایک شخص کو ایک ہی مکر اور فریب میں داخل کر دیا ہے۔ اور کوئی ایسا شخص جو روحانی سرگرمی اور دیانتداری کا اثر اپنے اندر رکھتا ہو۔ شاید ان کے نزدیک ممتنع الوجود ہے۔ بہت سے ان میں سے ایسے ہیں کہ وہ صرف دنیوی زندگی کی فکروں میں لگے ہوئے ہیں اور ان کی نگاہ میں وہ لوگ سخت بیوقوف ہیں جو کبھی آخرت کا بھی نام لیتے ہیں۔ بعض ایسے ہیں کہ دین سے بھی کچھ دلچسپی رکھتے ہیں۔ مگر صرف بیرونی صورت اور مذہب کی بے اصل باتوں میں الجھے ہوئے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ نبیوں کی تعلیم کا اصلی مقصد کیا ہے۔ اور ہمیں کیا کرنا چاہیئے جس سے ہم اپنے مولیٰ کی دائمی رضامندی تک پہنچ جائیں۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۶)

اور فرماتے ہیں:۔

"میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے۔ اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذریت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ آپ لوگ اپنے اموال طیبہ سے اپنے دینی مہمات کے لئے مدد دیں اور ہر ایک شخص جہاں تک خدا تعالیٰ نے اس کو وسعت و طاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے اور پھر میں جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے ان علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں۔ جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۵۱۶)

یہ ہے وہ مشن جس کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ہیں۔ اور یہ ہے وہ مشن جس کے لئے آپ نے جماعت احمدیہ کی تعمیر کی ہے۔ اور یہ ہے وہ مشن جس کی تکمیل کے لئے ہر سچا احمدی دست بستہ کھڑا ہوا ہے۔ ان الفاظ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بعثت اور جماعت احمدیہ کا مقصد بیان فرما دیا ہے۔ آپ کا یہ خطاب دراصل تمام مسلمان کہلانے والی اقوام کی طرف ہے اور تمام مسلمان اقوام کو بتا دیا ہے کہ آج اسلام کو کیا معرکہ درپیش ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس معرکہ کے مقابلہ کے لئے کیا انتظام فرمایا ہے۔ افسوس ہے کہ بہت سے مسلمانوں نے خاص کر اہلِ علم حضرات نے آپ کی صدا کو سنی ان سنی کر دیا۔ یہی نہیں بلکہ بعض نے آپ کی مخالفت پر قدم اٹھایا۔ مگر جب ان بڑے بڑے لوگوں نے آپ کی آواز نہ سنی۔ تو آپ نے ایک جماعت کھڑی کی۔ جس میں وہ تمام لوگ جو دین کے لئے جوش رکھتے تھے۔ اور جنہوں نے اسلام کی تباہ حالی کو محسوس کیا تھا جمع ہو گئے۔ اکثر ان میں غریب لوگ تھے۔ جیسا کہ قاعدہ ہے کہ ہمیشہ پہلے اللہ تعالیٰ کی آواز پر غرباء ہی کان دھرتے ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی تائید کے لئے جو لوگ پہلے کھڑے ہوئے وہ اکثر غلام تھے۔ اور قوم کے بڑے بڑے لوگوں کے نزدیک نعوذ باللہ جاہل اور سفیہ تھے۔ چنانچہ قرآن کریم کے شروع ہی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

واذا قیل لھم اٰمنوا کما اٰمن الناس قالوا انؤمن کما اٰمن السفھاء۔ الا انھم ھم السفھاء ولٰکن لا یعلمون۔

(البقرہ رکوع ۲)

یعنی جب انہیں کہا گیا کہ تم بھی دوسرے لوگوں کی طرح ایمان لاؤ تو انہوں نے جواب دیا کہ کیا ہم بھی ان لوگوں کی طرح ایمان لائیں جو (نعوذ باللہ) احمق ہیں۔ خبردار تحقیق یہ لوگ خود احمق ہیں لیکن وہ جانتے نہیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ جو لوگ بندۂ حق کی تائید کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ ان کے لئے کیا ابتلا ہوتے ہیں۔ ہر طرف سے ان کے لئے راستے بند کئے جاتے ہیں۔ اور ان کو جاہل اور احمق کہا جاتا ہے۔ مگر ان کے دل ایمان کی روشنی سے ایسے منور ہو جاتے ہیں کہ یہ تمام تاریکیاں ان کی نظر میں ہیچ ہو جاتی ہیں۔ آج ہر وہ شخص جو سچے دل سے احمدی ہوا ہے۔ اور جس نے علیٰ وجہ البصیرت بیعت کی ہے۔ اسی مقام پر کھڑا ہے۔ جس مقام پر تمام انبیاء علیہم السلام کی تائید کرنے والے ہر نبی کے وقت اور ہر خدا کی طرف بلانے والے کے وقت کھڑے ہوتے رہے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار اپنے مشن کی وضاحت فرمائی ہے اور وہ کام جو آپ نے اور آپ کی جماعت نے سرانجام دینا ہے۔ اس کا پورا پورا نقشہ کھینچ کر ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔ کوئی پہلو ایسا نہیں جو آپ نے مخفی رکھا ہو۔ وہ لوگ جن کے دل میں اسلام کی ہمدردی کا جوش ہے وہی لوگ آپ کے ساتھ چلتے چلے آئے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کے سامنے اس کی منزل مقصود چمکتے ہوئے سورج کی طرح روشن ہے۔ اور اس کے راستہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مشعلیں روشن کر کے رکھ دی ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو لازم ہے کہ وہ اپنی منزل مقصود کی طرف بڑھے اور اس کام کو سرانجام دینے کے لئے اپنا سب کچھ لگا دے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ساری دنیا کے مسلمانوں کو پکارا ہے۔ جن سعید لوگوں نے آپ کی آواز کو سنا ہے۔ اور حق کو اس آواز نے صحیح طور پر متاثر کیا ہے۔ انہوں نے لبیک کہتے ہوئے آپ کا ساتھ دیا ہے۔ وہی جماعت ہے جس کو جماعت احمدیہ کہتے ہیں۔ اس لئے جو شخص احمدی ہوتا ہے۔ اس کے دل میں کوئی شک نہیں ہے کہ اس کو کیا کام کرنا ہے۔ وہ پوری مستعدی سے اپنا کام سرانجام دیتا ہے۔ اس کے دل میں کوئی خوف و ہراس نہیں ہوتا وہ صرف اپنے فرائض کو پیش نظر رکھتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کام کا پورا پورا اندازہ کر کے اس کے سامنے رکھ دیا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

احباب جماعت کے نام

سیدنا حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے :۔

"جملہ افراد جماعت احمدیہ کو بار بار تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے رہنے کی ضرورت ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت جماعت کی تعداد آجکی تعداد کا ۱/۱۰۰ حصہ بھی نہ تھی لیکن بیعت کی تعداد آج کل کی نسبت سے کئی گنا زیادہ تھی جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس موجودہ رفتار سے تو تین سو سال تک بھی دنیا میں کوئی انقلاب پیدا نہیں ہو سکتا اور ابتک تو اس قدر معجزات ظاہر ہو چکے ہیں اور اس قدر صداقت سلسلہ ظاہر ہو چکی ہے کہ تھوڑی سی توجہ دلانے سے لوگ صداقت کو قبول کرنے کیلئے آمادہ ہیں۔

کام لینے والوں اور کام کرنیوالوں کی باہمی کوشش سے ہی جلدی ترقی ہو سکتی ہے کام کرنیوالوں کو تو ثواب ملے گا ہی لیکن جو افسران اور ذمہ دار احباب اس طرف توجہ دلائیں گے ان کو بھی مفت میں ثواب مل جائیگا اس لئے افسران کو چاہیئے کہ بار بار لوگوں سے انکی کوششوں کے متعلق رپورٹیں بھی حاصل کرتے رہیں اس سے بھی توجہ قائم رہتی ہے کیونکہ دنیا کے دلوں کو فتح کرنا کسی ایک شخص کا کام نہیں ہے باہم مل کر کام کرنے سے ہی یہ مقصد حاصل ہو سکتا ہے۔

خدا کا نور جس قوم میں ظاہر ہوتا ہے اس کی ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں اور اس قوم کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ دوسرے سب لوگوں کو اس نور سے منور کرے اور جب تک ساری دنیا پر اسلام کا غلبہ ہو جائے اس کو چین نہیں آنا چاہیئے۔

اس زمانہ میں تو بعض ہماری جتنی تعداد رکھنے والی قوموں نے بھی انقلاب پیدا کر دیا ہے اگر جماعت کو بار بار اس کا فرض یاد دلایا جاتا رہے تو جماعت احمدیہ بھی ہر قسم کی قربانی کرنے لگ جائے گی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سردار تھے انکی قوم جس قدر کوشش عیسائیت کو پھیلانے کے لئے کر رہی ہے ہمارا فرض ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن اسلام کو پھیلانے کے لئے ان لوگوں سے کئی گنا زیادہ کوشش کریں۔

روزہ اور دعا کے ذریعہ روحانی طاقت بڑھتی ہے ان روحانی ذرائع کو بھی اختیار کر کے اپنی روحانی طاقتوں کو زیادہ کرو۔

تحریک جدید کے افریقہ اور امریکہ کے مشنوں کو توجہ دلائی جائے کہ افریقہ اور امریکہ کی حبشی اقوام کی طرف بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے پیشگوئی ہے کہ آخری زمانہ میں حبشی قومیں اسلام کی طرف رجوع کریں گی اور خانہ کعبہ کو پھر تعمیر کریں گی امریکہ کے حبشی باشندے بھی مذہب کے لئے مال و جان کی قربانیاں پیش کرنے کے لئے بالکل تیار ہیں اس لئے اسلام کی ترقی اس زمانہ میں افریقہ اور امریکہ کے حبشیوں سے وابستہ معلوم ہوتی ہے۔

احباب جماعت کو یہ بھی چاہیئے کہ دو دو چار چار دوست مل کر مشترکہ طور پر الفضل کے خریدار بنیں تا کہ الفضل میں شائع ہونے والے مضامین اور ایمان افروز ارشادات سے فائدہ اٹھا سکیں جو ایمان کی تازگی کا موجب ہوتے ہیں"

حضرت مرزا صاحب کو ذاتِ نبوی (صلے اللہ علیہ وسلم) سے والہانہ خلوص و شغف تھا

آپ نے اسلام کی ٹھوس اور عدیم المثال خدمت سرانجام دی ہے

علامہ نیاز فتح پوری ایڈیٹر رسالہ نگار لکھنؤ کا تازہ بیان

ہندوستان کے مشہور ادیب اور نقاد علامہ نیاز فتح پوری صاحب نے اپنے موقر رسالہ نگار لکھنؤ بابت ماہ ستمبر ۱۹۶۱ء میں باب الاستفسارات کے تحت کراچی کے ایک شخص کا مراسلہ اور اس کا جواب شائع کیا ہے۔ وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضرت میرزا غلام احمدؑ
احمدیت
احمدی جماعت

سید حسن بلتستانی۔ سندھ ٹائمس پریس۔ کراچی

کا مراسلہ

السلام علیکم — میں جناب کی فراخدلی اور فراخ حوصلگی کا ہمیشہ معترف رہا ہوں۔ آپ کی ہر مسئلہ میں بیباکانہ رائے کا اظہار واقعی عام انسانوں کا کام نہیں اور میری نظروں میں بڑی وقعت ہے۔

احمدیوں کے متعلق کچھ عرصہ سے آپ کے جو خیالات "نگار" میں شائع ہو رہے ہیں اُس پر بعض حضرات مختلف رنگ میں تنقید فرما رہے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ معترضین نے آپ کے خیالات کو سمجھنے کی کوشش نہیں فرمائی بلکہ جذبات میں بہ کر اصل مبحث سے الگ ہو گئے ہیں۔ جہاں تک میں سمجھتا ہوں آپ جو کچھ لکھ رہے ہیں وہ احمدیوں کے متعلق لکھ رہے ہیں احمدیت کے متعلق نہیں۔ کیونکہ احمدیت کے بانی جناب مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوائے نبوت یا مہدویت کا دار و مدار عقیدۂ ظہور مہدی پر ہے۔ . . . . اور انہی پیشین گوئیوں کے تحت مرزا صاحب نے مہدی موعود ہونے کا دعوےٰ کیا ہے . . . . لیکن آپ نے کب اور کہاں اس عقیدہ کو اپنایا ہے اسی طرح احمدیوں کے عقائد ماسوا چند مسئلوں کے سوادِ اعظم سے ملتے جلتے ہوتے ہیں اور یہ مسائل وہ ہیں جن کو من و عن نہ ماننے پر آپ کو ہمیشہ فتوائے کفر سے نوازا جاتا رہا ہے پس یہ سوال تو یوں ختم ہو جاتا ہے کہ آپ احمدی عقائد کو مراد لے رہے ہیں یا آپ مائل بہ احمدیت ہیں۔

رہا یہ کہ احمدیوں اور اُن کے بانی مرزا صاحب کے متعلق آپ کے خیالات سو اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ مرزا صاحب نے ایک فعال جماعت تیار کی۔ احمدیوں میں انفرادی طور پر ہو سکتا ہے۔ برے لوگ بھی ملیں۔ مگر من حیث الجماعت وہ مسلمانوں میں ممتاز و ممیز نظر آتے ہیں۔ اُن کی تنظیم و یگانگت۔ ایثار و قربانی۔ انفرادی و اجتماعی جدوجہد مسلمانوں کے لئے قابلِ عبرت ہے۔ اسی لحاظ سے ہم مرزا صاحب کے بھی معترف ہیں کہ وہ وقت شناس بزرگ تھے۔ اُن کو یہ قدرت حاصل تھی کہ بقول علماء کرام عربی نہ جانتے ہوئے مولوی نور الدین جیسے عالم کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ انگریزی سے نابلد ہوتے ہوئے محمد علی صاحب جیسے انگریزی دان مفسر قرآن اُن کی غلامی کا دم بھرنے لگے۔ اسی طرح انہوں نے مسلمانوں کے بہت سے دل و دماغ کو اپنے ساتھ ملا لیا اور ان میں احیائے دین کا جذبہ پیدا کیا۔ ان واقعات سے کسی منصف مزاج کو انکار نہیں ہو سکتا۔

ان تمام خوبیوں کو تسلیم کرنے کے بعد احمدیت اور احمدی جماعت کو ایک اور زاویۂ نظر سے بھی دیکھنے کی ضرورت ہے۔ جو مسلمانانِ عالم کے لئے باعثِ غور و فکر ہے۔ وہ اصل باعثِ نزاع جو مسئلہ ہے وہ "ختم نبوت" کا مسئلہ ہے۔ جس کا دعوےٰ بقول قادیانی جماعت مرزا صاحب نے فرمایا اور اس جماعت نے اس دعوی کو اپنایا۔ یہ مسئلہ ایسا ہے جس نے مسلمانوں میں ہیجان سا پیدا کر دیا۔ کیونکہ مسلمان خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کسی حالت میں کسی کو نبی ماننے کے لئے تیار نہیں اور وہ ایسے فرد کو جو زہد و تقویٰ علم و عمل میں کتنا ہی بلند ہونے کے باوجود نبوت کا دعوےٰ کرے اپنے اعتقادات کے تحت کاذب ماننے پر مجبور ہیں۔

اس لئے بحث طلب امر صرف یہ ہے کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعوےٰ کیا یا نہیں کیا۔ کیونکہ یہ مسئلہ خود مرزا صاحب کے ماننے والوں میں باعثِ نزاع ہے۔ مرزا صاحب مرحوم کے خاص مقربین مولانا محمد علی رحمۃ اللہ۔ خواجہ کمال الدین۔ مولانا صدر الدین۔ ڈاکٹر بشارت احمد۔ مولانا محمد احسن امروہی وغیرہ وہ بزرگ ہیں جنہوں نے اسی اختلاف کی بناء پر قادیان سے ہجرت فرمائی اور لاہور میں دوسری جماعت کی داغ بیل ڈالی۔ ادھر ہم یہ بھی کچھ عرصہ سے دیکھ رہے ہیں کہ قادیانی جماعت دبے دبے طور پر ان کوششوں میں مصروف ہے کہ مرزا صاحب کی نبوت ظلّی اور بروزی بحث سے نکل کر مستقل اور پکی نبوت بن جائے۔ سابقہ تحریروں میں ہم دیکھتے ہیں کہ خلیفہ اول مولانا نور الدین صاحب بھی جہاں کہیں مرزا صاحب آنجہانی کا تذکرہ فرماتے تھے تو وہ "مرزا صاحب" کے الفاظ سے ہی خطاب فرماتے تھے۔ مگر آج ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کو علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فقروں سے ملقب کیا جاتا ہے۔ ان کے خاندان کے لئے اہلبیت نبوت اہل خانہ کے لئے ام المومنین و ازواج مطہرات کے لئے مختص ہیں۔ اور گزشتہ صدیوں میں بڑے بڑے اولیاء اللہ و مجددین کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ یہ الفاظ اپنے خاندان کے لئے استعمال کریں۔

احمدیت کو اس نظریے سے جانچنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ . . . . احمدیہ جماعت آئندہ کے لئے ایک زبردست رجحان کا پتہ دیتی ہے جو اسلام کے لئے نہایت خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ اسلئے علامہ اقبال نے کسی جگہ فرمایا ہے۔

". . . . . اس احیائے جدید کے بعد مجوسیت نے مشرق میں دو شکلیں اختیار کیں ان میں سے میرے نزدیک قادیانیت بہائیت سے زیادہ ایماندارانہ ہے۔ کیونکہ بہائیت نے اسلام سے اپنی علیحدگی کا اعلان واشگاف طور پر کر دیا۔ لیکن قادیانیت نے اپنے چہرے سے منافقت کی نقاب الٹ دینے کے بجائے اپنے آپ کو محض نمائشی طور پر جزو اسلام قرار دیا اور باطنی طور پر اسلام کی روح اور اسلام کے تخیل کو تباہ و برباد کرنے کی پوری پوری کوشش کی۔۔۔"

علامہ سر اقبال

علامہ صاحب کے نزدیک مسئلہ نبوت اسلام کی روح ہے — پس میں آپ سے ملتجی ہوں کہ کیا بحیثیت مسلمان حضرت کو خاتم النبیین مانتے ہوئے مسلمانوں کو اس نئی نبوت کے خوفناک رجحانات سے چوکنا رہنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟

مولانا نیاز فتح پوری کی طرف سے مراسلہ کا جواب

(نگار) آپ کا "استفسار" پڑھ کر مجھے خوشی بھی ہوئی اور افسوس بھی۔ خوشی اس بات کی کہ آپ نے حضرت میرزا غلام احمد صاحب کی انفرادی و اجتماعی حسنات کا اعتراف کرنے میں خود اپنی عقل سلیم سے کام لیا اور دوسرے متعصب مسلمانوں کی طرح محض بربنائے واہمہ و کج فہمی ان کو ملامت و نکوہش کا مستوجب قرار نہیں دیا۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ آپ نے آگے چل کر پھر وہی باتیں شروع کر دیں جن کا تعلق افواہ و عصبیت سے ہے آپ کی ذاتی تحقیق سے نہیں۔ آپ کا میرزا صاحب کو سراہنا تو خیر ایسا ہی تھا جیسے دن کو دن کہنا، لیکن اس کے بعد آپ نے پھر وہی سنایا "افسانۂ شب" شروع کر دیا۔ جو ہر مخالف احمدیت کی زبان پر ہے۔

آپ کا سب سے بڑا اعتراض یہ ہے کہ مسلم جمہور "ختم نبوت" کی قائل ہے اور میرزا صاحب کا اپنے آپ کو نبی کہنا عقیدۂ اسلامی کے منافی ہے، لیکن اس سلسلہ میں آپ نے کبھی اس حقیقت پر بھی غور کیا ہے یا نہیں کہ ختم نبوت کا صحیح مفہوم کیا ہے (میں اس جگہ لفظ نبوت کی لغوی تحقیق یا اس باب میں خود اپنے ذاتی عقیدہ و خیال کی صراحت ضروری نہیں سمجھتا، کیونکہ بات بہت بڑھ جائے گی اور یوں بھی آپ کے استفسار سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے) اگر اس کا مفہوم "ختم ارشاد و ہدایت" قرار دیا جائے تو درست نہ ہوگا کیونکہ "لکل قوم ھاد" کی صراحت خود قرآن میں موجود ہے اور قرنیں خدا جانے کتنی گزر چکی ہیں اور نہ جانے آئندہ کتنی آنے والی ہیں۔ اسی طرح "علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل" کی حدیث سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء کا سلسلہ "امت محمدی" میں برابر جاری رہے گا۔ اس لئے ظاہر ہے کہ اس کا کوئی خاص اصطلاحی مفہوم ہوگا اور یہ مفہوم جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس کے سوا کچھ نہیں کہ رسول اللہ خاتم شریعت تھے یعنی آپ کے بعد اور کسی ایسے نبی یا رسول کا ظہور نہ ہوگا۔ جو شریعت قرآنی کو منسوخ کر کے کسی دوسری شریعت کو رواج دے، ہر چند کہ یہ اعتراض ضرور وارد ہو سکتا ہے کہ آیا کسی مخصوص زمانہ کی شریعت خواہ وہ کتنی ہی مکمل کیوں نہ ہو، انسانی مستقبل کے ہر دور اور ہر عہد کے لئے حرفِ آخر کی حیثیت رکھ سکتی ہے یا نہیں۔ لیکن یہ اعتراض اسی وقت پیدا ہو سکتا ہے جب "شریعت اسلامی" کا مفہوم آپ صرف دینیاوی قرار دیں، لیکن اگر اس سے مراد اخلاقی تعلیم ہو تو بے شک ہم کہہ سکتے ہیں کہ رسول اللہ نے جو بنیادی اصول "جامعۂ بشریت" کی اصلاح اور عالمی امن و سکون کے قیام کے لئے پیش کئے وہ یقیناً حرفِ آخر کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان میں کسی حذف و اضافہ کی گنجائش نہیں۔ کا

یہ تو ہوئی منطقی قسم کی بات جس کا اعتراف بعض غیر مسلم مفکرین کو بھی ہے، لیکن مرزا غلام احمد صاحب کا تعلق بانی شریعت سے حد درجہ والہانہ و عاشقانہ تھا اور ذات نبوی کے ساتھ جو خلوص و شغف ان میں پایا جاتا تھا (قول و فعل دونوں حیثیتوں سے) اس کی مثال اس عہد میں ہمیں مشکل ہی سے کہیں اور مل سکتی ہے۔ فرماتے ہیں:۔

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

ہر تار و پود من بسراید بعشق او
از خود تہی و از غم آں دلستاں پرم

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم استم و ز خداوند منذرم

یارب بزاریم نظرے کن بلطف و فضل
جز دستِ رحمت تو دگر کیست یاورم

جانم فدا شود برہ دین مصطفےٰ
این ست کام دل اگر آید میسرم

حیرت ہے کہ جس شخص کا دل رسول اللہؐ کے متعلق ایسے عارفانہ جذبات سے لبریز ہو اور جو صاف صاف یہ کہے کہ "من نیستم رسول" اس کی بابت یہ کہا جائے کہ ختم نبوت کا قائل نہ تھا یا یہ کہ وہ خود رسول بن کر کوئی متوازی شریعت دینی علیحدہ قائم کرنا چاہتا تھا۔

حضرت مرزا صاحب نے اپنے اس جذبہ و عقیدہ کا اظہار اپنی تحریروں اور تقریروں میں برملا اور بار بار کیا ہے۔

۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء کو جامع مسجد دہلی میں ایک کثیر مجمع کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

"میں اس خانۂ خدا میں صاف صاف اقرار کرتا ہوں کہ میں جناب خاتم الانبیاءؐ صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں۔ اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بیدین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔"

"میں آیت 'ولٰکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین' پر سچا اور کامل ایمان رکھتا ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳)

"خدا ایک ہے اور محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے نبی ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں۔" (کشتی نوح صفحہ ۵)

میں نہیں سمجھتا کہ جناب مرزا صاحب کے ان اقوال کے ہوتے ہوئے یہ کہنا کہ وہ ختم نبوت کے قائل نہ تھے کیونکر صحیح و درست ہو سکتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ وہ اس کو نبوت تشریعی کہتے ہیں اور آپ اسے نبوت مطلقہ سمجھتے ہیں۔ آپ اپنے خیال کی تائید میں جو سب سے بڑی قوی دلیل پیش کر سکتے ہیں وہ "لا نبی بعدی" (میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا) کی حدیث ہے۔ لیکن اگر اسی کے ساتھ "علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل" (میری امت کے علماء انبیاء بنی اسرائیل کی طرح ہوں گے) والی حدیث کو بھی سامنے رکھا جائے اور دونوں کو متعارض نہ قرار دیا جائے تو یقیناً دونوں حدیثوں میں نبی کا مفہوم ایک دوسرے سے جدا ہونا چاہیئے۔ آئیے اس سلسلہ میں سب سے پہلے "لا نبی بعدی" والی حدیث پر غور کریں۔ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:۔ "الا ترضیٰ انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لیس نبی بعدی" اس حدیث کا تعلق ایک خاص واقعہ سے ہے۔ یعنی جب غزوۂ تبوک میں رسول اللہؐ حضرت علیؓ کو اپنے ساتھ نہیں لے گئے اور اپنے نائب کی حیثیت سے مدینہ ہی میں چھوڑ دینا چاہا تو حضرت علیؓ کو اس سے تکلیف ہوئی اور رسول اللہؐ نے ان کے اس جذبہ سے متاثر ہو کر فرمایا کہ "الا ترضیٰ انت ...... الخ" یعنی "کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ میرے ساتھ تمہاری نسبت وہی ہو جو ہارون و موسیٰ کے درمیان پائی جاتی تھی۔ سوا اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔"

ہمارے علماء نے لفظ "بعدی" کی صراحت میں بھی بہت کچھ لکھا ہے۔ بعض نے اس سے بعد زمانی مراد لیا ہے اور بعض نے غیری۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب کا فیصلہ یہی ہے کہ بعدی کے سے مراد غیری ہے اور اس حدیث کا تعلق صرف غزوۂ تبوک اور حضرت علیؓ کی نیابت سے ہے۔ اس لئے اس کے معنی یہ ہوں گے کہ "علی کی نیابت کی حیثیت میرے بعد وہی ہوگی جو موسیٰ کی عدم موجودگی میں ہارون کی تھی۔ لیکن بحیثیت نبی کی سی نہ ہوگی۔" یعنی لا نبی بعدی کا تعلق صرف غزوۂ تبوک اور حضرت علیؓ سے ہے۔ نہ کہ مطلق انقطاع نبوت سے۔

لیکن اگر تھوڑی دیر کے لئے یہ فرض کر لیا جائے کہ اس سے مراد مطلقاً انقطاع نبوت ہے تو بھی یہ سوال اپنی جگہ بدستور قائم رہتا ہے کہ:۔ "جس نبوت کے انقطاع کا ذکر اس حدیث میں کیا گیا ہے اس کی نوعیت کیا ہے؟"

اس باب میں جب ہم اکابر علماء و فقہاء کے اقوال پر نگاہ ڈالتے ہیں (جن میں محی الدین ابن عربی، عبدالوہاب شعرانی، مجدد الف ثانی، امام علی القاری اور ہمارے عہد کے مولانا عبدالحی فرنگی محلی شامل ہیں) تو معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد صرف "نبوت تشریعی" ہے یعنی رسول اللہؐ کا "لا نبی بعدی" کا فرمانا صرف اس معنی میں تھا کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہ آئے گا جو میری شریعت کو منسوخ کر کے کوئی دوسری شریعت لائے۔ نہ یہ کہ نبوت کا دروازہ مطلقاً بند ہو جائے گا۔

اس لئے اس بیان سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ خاتم النبیین میں "نبیین" سے صرف صاحب شریعت انبیاء مراد ہیں اور وہ علماء نہیں جو بہ اتباع شریعت قرآنی نبوت کا دعویٰ کریں۔

اب آپ غور فرمائیے کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنی نبوت کا دعویٰ کس معنی ہو کیا ہے؟ اگر انہوں نے شریعت قرآنی سے ہٹ کر خود اپنی کوئی شریعت پیش کی ہے تو ان کا دعویٰ یقیناً غلط ہے اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اس کے ماننے میں تامل کیوں ہو جبکہ انہوں نے ہمیشہ اپنے آپ کو خادم رسولؐ ہی کی حیثیت سے پیش کیا اور اسی زندگی، اسی کردار اور اسی اخلاق کی تبلیغ کی جسے ہم "اسوۂ نبی" کہتے ہیں۔

اس کی تردید میں آپ زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتے ہیں کہ "اس معنی میں کیوں انہیں کو نبی تسلیم کیا جائے کسی اور کو کیوں نہیں" سو اس کے جواب میں میں بھی کم سے کم یہ کہہ سکتا ہوں کہ "فاتوا برجل من مثلہ" اگر کوئی اور ایسا ہے تو اس کو پیش کیجئے۔ جس زمانہ میں مرزا صاحب اسلام و شعائر اسلام کی حمایت پر آمادہ ہوئے، وہ بڑا نازک وقت تھا اور ہندوستان کا طبقۂ علماء بالکل سو رہا تھا یا مخالفین اسلام کے سامنے آنے کی جرأت و اہلیت نہ رکھتا تھا۔ کھلم کھلا سر بازار اسلام و صاحب اسلام کی توہین کی جاتی تھی اور کسی مسلم خانوادہ کو اس کا احساس تک نہ تھا۔ مسلمانوں کے دلوں سے دینی غیرت، اسلامی حمیت بالکل مٹ چکی تھی، شعائر اسلام کی پابندی برائے نام رہ گئی تھی اور اس "برے وقت" کا احساس حالی کو تو خیر ایک حد تک ہوا لیکن ہمارے علماء کے ہاتھ بھی دعا کے لئے نہیں اٹھے، قدم اٹھانے کا کیا ذکر ہے۔ الغرض یہ تھا وہ نازک وقت جب قادیان سے ایک مرد غیب اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے اپنی تحریروں، تقریروں اور انتھک کوششوں سے نہ صرف یہ کہ مخالفین اسلام کے ہفوات کا جواب دیا بلکہ مسلمانوں میں ایک ایسی عملی جماعت پیدا کر دی جس کا اعتراف آپ کو بھی ہے۔

آپ نے حضرت مرزا صاحب کو بڑا وقت شناس ظاہر کیا ہے اور اس میں شک نہیں وہ بڑے وقت شناس بزرگ تھے۔ کیونکہ ان کی تحریک احمدیت اسی وقت شناسی کا نتیجہ تھی۔ لیکن آپ نے اسی ضمن میں ایک فقرہ ایسا بھی لکھا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ وقت شناسی کا استعمال آپ نے کسی اور معنی میں کیا ہے ..... کیونکہ اسی سلسلہ میں آپ نے مولوی نور الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کا ذکر کرتے ہوئے یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ مرزا صاحب عربی اور انگریزی نہ جاننے کے باوجود ان دونوں حضرات پر چھا گئے۔ لیکن آپ کا یہ اعتراض وقت شناسی سے کوئی تعلق نہیں رکھتا بلکہ اس کا تعلق حضرت مرزا صاحب کی بلندی اخلاق و روحانی قوت سے تھا نہ کہ کتابی علوم سے جس نے ان دونوں حضرات کو اپنا غلام بنا لیا۔

حضرت مرزا صاحب انگریزی جانتے تھے یا نہیں مجھے اس کا علم نہیں، لیکن ان کی عربی دانی سے آپ کا انکار کرنا حیرت کی بات ہے۔ شاید آپ کو معلوم نہیں کہ مرزا صاحب کی عربی کلام نظم و نثر کی فصاحت و بلاغت کا اعتراف خود عرب کے علماء و فضلاء نے کیا ہے۔ حالانکہ انہوں نے کسی مدرسہ میں عربی ادبیات کی تعلیم حاصل نہیں کی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب کا یہ کارنامہ بڑا زبردست ثبوت ان کے فطری و وہبی کمالات کا ہے۔

اب رہا یہ امر کہ انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا یا نہیں اور ان کا اپنے آپ کو مہبط وحی کہنا درست تھا یا نہیں، سو اس کے متعلق میں اس سے قبل اپنا خیال ظاہر کر چکا ہوں کہ وحی و نبوت دونوں کا سلسلہ ابتدائے عہد آفرینش سے جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گا۔ جس کا ثبوت قرآن، احادیث و اقوال اکابر امت سے مل سکتا ہے۔ اب رہا یہ امر کہ مرزا صاحب کا اپنے آپ کو مہدی موعود، مثیل مسیح اور ظلی نبی کہنا درست تھا یا نہیں۔ سو اس کا فیصلہ بھی چنداں دشوار نہیں۔ وہ حضرات جو مہدی موعود و مثیل مسیح والی احادیث کو صحیح مانتے ہیں ان کے لئے تو انکار کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔ کیونکہ وہ تمام شرائط جو احادیث میں مذکور ہیں بڑی حد تک مرزا صاحب پر منطبق ہوتی ہیں۔ لیکن وہ حضرات جو ان احادیث کے قائل نہیں ہیں وہ بھی مہدی و مسیح کی بحث سے قطع نظر مرزا صاحب کے خلوص، کردار، خدمتِ دین اور احیاء اسلام کے پیش نظر یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ حضرت مرزا صاحب یقیناً اپنے عہد کے بہت بڑے انسان تھے اور انہوں نے اسلام کی جتنی ٹھوس خدمت انجام دی ہے اس کی دوسری مثال ہمیں کسی اور مسلم جماعت میں نہیں ملتی۔

اس میں شک نہیں کہ مولوی نور الدین صاحب کی وفات کے بعد بعض افراد احمدی جماعت کے قادیان سے ہٹ کر لاہور چلے گئے۔ لیکن اس کا تعلق اختلاف عقائد سے نہ تھا کیونکہ وہ اب بھی مرزا صاحب کو ظلی نبی و مہبط وحی یقین کرتے ہیں۔ بلکہ اس کے اسباب کچھ اور تھے جو حصول سیادت و تفوق کے جذبہ سے وابستہ تھے۔ (باقی)

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے لڑکے عزیز عبدالمجید کو ۱۶ ستمبر بمقام ربوہ چار بجے شام پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ازراہ کرم نومولود کا نام عبدالحمید تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے لمبی عمر عطا فرمائے، صالح، دیندار اور خادم دین بنائے۔ نومولود چوہدری محمد صدیق صاحب محلہ چاہ بوہڑ والا ملتان چھاؤنی کا نواسہ ہے۔ (خاکسار محمد ابراہیم محلہ دارالنصر ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

سالانہ انتخابات ۱۵ ستمبر سے یکم اکتوبر تک مکمل ہو جانے ضروری ہیں

قائدین مجالس مقامی کے انتخاب ہر سال (اکتوبر کے مہینہ میں ہوا کرتے ہیں۔ نئے دستور اساسی کے مطابق یہ انتخاب ۱۵ ستمبر سے یکم اکتوبر) تک ہو جایا کرے گا۔ انتخاب کے قواعد میں کچھ تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ نئے قواعد کے تحت حسب ذیل امور کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

(۱) جن مجالس کے اراکین کی تعداد ۵۰ یا اس سے زائد ہے۔ وہاں قائد مقامی کا انتخاب ہوگا اور جن مجالس کے اراکین کی تعداد ۵۰ سے کم ہے۔ وہاں خدام الاحمدیہ کا سربراہ قائد مقامی کی بجائے زعیم مقامی کہلائے گا۔ یہ صرف نام کی تبدیلی ہے۔ ورنہ فرائض و اختیارات میں کوئی فرق نہیں۔

(۲) قائد مقامی یا زعیم مقامی کا انتخاب دو سال کے لئے ہوگا۔ اور کوئی خادم متواتر دو دفعہ سے زیادہ منتخب نہ ہو سکے گا۔ زعیم حلقہ کا انتخاب ایک سال کے لئے ہوگا۔ کوئی خادم اس عہدہ کے لئے متواتر چار دفعہ سے زیادہ منتخب نہیں ہو سکے گا۔

(۳) قائد یا زعیم مقامی کا انتخاب علی الترتیب مرکزی نمائندہ۔ قائد علاقائی۔ قائد ضلع امیر مقامی یا پریذیڈنٹ صاحب کی صدارت میں ہونا چاہئیے۔ ان میں سے ایک سے زائد کی موجودگی کی صورت میں مندرجہ بالا ترتیب مدنظر رکھنی ضروری ہوگی۔ کسی ایسے خادم کی صدارت میں کوئی انتخاب نہیں ہوگا جس میں اس کا اپنا نام پیش ہوسکتا ہو۔ اس انتخاب کی رپورٹ صدر اجلاس کی طرف سے مرکز میں مقررہ فارم پر بھجوانی ضروری ہوگی۔ یہ فارم ان ہدایات کے ساتھ ہی بھجوایا جا رہا ہے۔

(۴) زعیم حلقہ کا انتخاب قائد مقامی یا اس کے کسی نمائندہ کی صدارت میں یکم نومبر سے ۱۵ نومبر تک ہوگا۔ جن مقامات پر مجلس حلقہ جات میں منقسم ہو۔ وہاں کے قائدین حلقہ جات کی تعداد سے مطلع فرمائیں۔ تا اس تعداد کے مطابق انتخاب کی رپورٹ کے فارم بھجوائے جا سکیں۔

(۵) جس خادم کا نام قیادت یا زعامت کے لئے پیش کیا جائے وہ پنجوقت نماز باجماعت کا پابند ہو۔ جماعت اور مجلس کے لازمی چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ ہو۔ راست باز، دیانتدار اور مجلس کے نظام کا پابند ہو۔ ڈاڑھی نہ منڈواتا ہو۔ لیکن اگر کسی جگہ ڈاڑھی والا موزوں خادم نہ ملے تو مرکز سے استثنائی صورت میں اجازت لی جا سکتی ہے۔

(۶) ہر انتخاب اطلاع ہونا چاہئیے (مثلاً ہاتھ کھڑا کرکے) ایسے مواقع پر کسی کے حق میں یا کسی کے خلاف پراپیگنڈا کرنا ناپسندیدہ اور معیوب ہے۔ ایسا کرنے والے کے بارہ میں اگر کسی کو علم ہو تو اس کی اطلاع کرنی چاہئیے۔ اسی طرح ایسے انتخابات کے موقعہ پر غیر جانبدار رہنا بھی درست نہیں۔ کسی نہ کسی کے حق میں اپنا حق رائے دہندگی ضرور استعمال کیا جائے۔

(۷) انتخاب کی رپورٹ صدر مجلس کی خدمت میں جانی چاہئیے۔ انہیں انتخاب کے منظور یا نامنظور کرنے کا اختیار ہے۔

(۸) نئے منتخب شدہ قائدین اور زعماء مقامی یکم نومبر سے اپنا عہدہ سنبھال لیں گے۔ لیکن جب تک مرکز سے منظوری نہ آئے۔ عہدیداران سابق ہی برقرار رہیں گے۔

(۹) انتخاب صرف قائد یا زعیم کا ہوتا ہے۔ بقیہ عہدیداران قائد یا زعیم نامزد کرکے قواعد کے مطابق منظوری حاصل کرتے ہیں۔

(مبارک احمد معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ایک ضروری اعلان

(۱) سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ جملہ مجالس کے خدام کو چاہئیے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت اختیار کریں۔

(۲) سالانہ اجتماع میں خدام کی شمولیت کے لئے درخواست فارم پُر کرنا ضروری ہوگا۔ جس پر قائد مقامی کی تصدیق ہونی ضروری ہے۔ اس لئے جملہ مجالس کے قائدین کرام اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد کے مطابق دفتر مرکزیہ سے فارم منگوالیں جو ہر خادم اجتماع کے موقعہ پر اپنے ہمراہ لائے گا۔ اور اس کے ذریعہ دفتر بیرون سے اجتماع میں داخلہ حاصل کرے گا۔

(۳) ربوہ، چنیوٹ اور احمد نگر کے تمام خدام کی اجتماع میں شمولیت لازمی ہے۔

(۴) ایسے خدام جو کسی وجہ سے اجتماع میں شریک نہ ہو سکتے ہوں۔ وہ اپنے صدر محترم کے نام اپنی درخواستیں قائد کی تصدیق کے ساتھ ۱۷ اکتوبر تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔

(منتظم دفتر بیرون اجتماع خدام الاحمدیہ)

انصار اللہ کے اعلانات

امتحان انصار اللہ

جیسا کہ قبل ازیں اعلان ہو چکا ہے قیادت تعلیم کے زیر اہتمام تیسری سہ ماہی کا امتحان ۲۲ ستمبر ۱۹۶۱ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ ربوہ میں یہ امتحان ۲۲ ستمبر ۱۹۶۱ء کو بروز جمعہ ہوگا۔ امید ہے انصار تیاری میں مشغول ہونگے۔ پرچہ جات سوالات عنقریب بھجوائے جا رہے ہیں۔ دوست زیادہ سے زیادہ امتحان میں شمولیت فرماویں۔ کورس حسب ذیل ہے۔

و۔ قرآن کریم کے آخری پارہ کے تیسرے ربع کا ترجمہ یعنی سورۃ فجر تا سورہ قدر

ب۔ اس ربع میں سے کوئی چھ سورتیں حفظ کرنا

نوٹ:۔ شق ب غیر تعلیم یافتہ کے لئے بھی ہوگی۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

"تعمیر فنڈ انصار اللہ"

کیا آپ اپنے وعدہ کی رقم پوری کر چکے ہیں

مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اراکین کے تعاون سے مجلس کے مرکزی دفاتر اور ہال کی تعمیر کر دی ہے۔ مجلس کے صدر محترم کی انتھک محنت اور ذاتی نگرانی کے نتیجہ میں یہ عمارت نہایت عمدہ اور مضبوط تعمیر ہوئی ہے۔ گذشتہ اجتماع کے موقع پر جو احباب تشریف لائے تھے وہ عمارت کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے۔ اب اس کے احاطہ کی زیبائش اور قرضہ کی واپسی باقی ہے۔ مجلس شوریٰ نے مختلف حلقے تقسیم کرکے ہر حلقہ کے ذمہ کچھ رقم مقرر کر دی تھی۔ تمام زعماء / زعماء اعلیٰ / ناظمین ضلع و ڈویژن سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقے کا جائزہ لیں۔ کہ کیا آپ موعودہ رقم پوری کر چکے ہیں؟ اگر نہیں تو بقایا جلد وصول کرکے مرکز میں بھجوا دیں۔ تا اس کام کو مکمل کیا جا سکے۔ اور مرکزی عہدہ داران اپنی توجہ دوسرے کاموں کی طرف مبذول کر سکیں۔ سالانہ اجتماع پر آپ یہ عزم لیکر گئے تھے کہ آپ تعمیر دفتر کی پوری رقم آخر دسمبر ۱۹۶۱ء تک ضرور بھجوا دیں گے۔ براہ نوازش اسے عملی جامہ پہنا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

انصار اللہ کا زبانی امتحان

جیسا کہ اعلان ہو چکا ہے قرآن کریم کے پارہ تبٰرک کے ربع سوم کے تحریری امتحان کے ساتھ زبانی سورتوں کا امتحان بھی ہوگا۔ اس سلسلہ میں تمام زعماء انصار اللہ سے گذارش ہے کہ وہ ازراہ کرم تحریری پرچہ کے بعد پارہ تبٰرک کے ربع سوم میں سے کوئی سی چھ سورتیں جو حفظ کرنی تھیں کا زبانی امتحان لیں۔ نتیجہ پرچوں کے ساتھ بھجوا دیں۔ کل نمبر ۲۵ ہوں گے۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اسلامی شعار۔ لباس

ایک شخص نے حضرت مسیح موعودؑ سے پوچھا کہ کیا ہندوؤں کی دھوتی باندھنی جائز ہے یا نہیں۔ اس پر حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ:۔

"تشبہ بالکفار تو کسی بھی رنگ میں جائز نہیں۔ اب ہندو ماتھے پر ایک ٹیکا لگاتے ہیں۔ کوئی وہ بھی لگالے یا سر پر بال تو ہر ایک کے ہوتے ہیں۔ مگر چند بال لے کر ایک شکل بنا کر ہندو رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کو اپنے ہر ایک بات میں وضع قطع میں غیرت مندانہ چال رکھنی چاہیئے۔ ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تہ بند بھی باندھا کرتے تھے اور سراویل بھی آپ کا خریدنا ثابت ہے۔ جسے ہم پاجامہ یا تنبی کہتے ہیں۔ ان میں سے جو چاہے پہنے۔ علاوہ ازیں ٹوپی کرتہ۔ چادر اور پگڑی بھی آپ کی عادت مبارک تھی۔ جو چاہے پہنے۔ کوئی حرج نہیں۔ ہاں البتہ اگر کوئی نئی ضرورت در پیش آ دے۔ تو اسے چاہیئے کہ ان میں ایسی چیز کو اختیار کرے۔ جو کفار سے تشبیہ نہ رکھتی ہو۔ اور اسلامی لباس سے نزدیک تر ہو۔ جب ایک شخص اقرار کرتا ہے کہ میں ایمان لایا تو اسکے بعد وہ ڈرتا کس چیز سے ہے۔ اور وہ کونسی چیز ہے۔ جس کی خواہش اب اس کے دل میں باقی رہ گئی ہے۔ کیا کفار کی رسوم و عادت کی؟ اب اسے ڈر چاہیئے تو خدا کا۔ اور اتباع چاہیئے تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ کسی ادنیٰ سے گناہ کو خفیف نہ جاننا چاہیئے۔ بلکہ صغیرہ ہی سے کبیرہ بن جاتے ہیں۔ اور صغیرہ ہی کا اصرار کبیرہ ہے۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے ایسی فطرت ہی نہیں دی کہ ان کے لباس یا پوشش سے فائدہ اٹھائیں۔ سیالکوٹ سے ایک دو بار انگریزی جوتا آیا۔ ہمیں اس کا پہننا ہی مشکل ہوتا تھا۔ کبھی ادھر کا ادھر اور دائیں کا بائیں آخر تنگ آکر سیاہی کا نشان لگایا گیا کہ شناخت رہے۔ مگر اس طرح بھی کام نہ چلا۔ آخر میں نے کہا کہ یہ فطرت ہی کے خلاف ہے۔ کہ ایں انگریزی جوتا پہنوں۔"

(فتاویٰ بحوالہ بدر ۱۷؍۴؍۱۹۰۳) (قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

84

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (سیکرٹری دفتر مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۲۹۰:- میں آغا خاں ولد میاں بہاول بخش صاحب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ کاشتکاری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۴ء ساکن ربوہ دارالرحمت شرقی ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۔۸۔۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ البتہ منقولہ جائیداد بصورت ایک بھینس اور ایک گائے ہے۔ جس کی قیمت اندازاً مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل یا حوالہ کے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ کاشتکاری پر ہے جو کہ ابھی شروع کی ہے اور اس کی آمدنی کا اندازہ لگانا مشکل ہے میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا

فقط راقم الحروف عبدالسمیع انور کلرک بہشتی مقبرہ ربوہ

العبد۔ آغا خاں ولد میاں بہاول بخش قوم راجپوت کھوکھر ۳۔۸۔۶۱

گواہ شد: عبدالرشید ولد عبدالحق مرحوم کلرک دفتر اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد: عبدالحق بقلم خود ولد حسین بخش فیکٹری ایریا۔ ربوہ۔

نمبر ۱۶۲۹۱:- میں بخت بھری زوجہ آغا خاں قوم راجپوت کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۔۸۔۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت درج ذیل جائیداد ہے۔ زیور طلائی ایک جوڑی والے وزنی ایک تولہ چھ ماشہ قیمتی ۲۴۰/- روپے زیور نقرئی وزنی ایک تولہ بالیاں، کڑے اور پھول ہار، چوڑیاں، مندریاں وغیرہ قیمتی ۳۰۰/- روپے۔ میرا حق مہر مبلغ ۲۶۰/- روپے ہے جو بصورت زیور کڑے طلائی وزنی دو تولہ وصول کر چکی ہوں۔ اس طرح میری کل جائیداد ۸۰۰/- روپے کی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ۔ نشان انگوٹھا بخت بھری

گواہ شد: آغا خاں ولد میاں بہاول بخش قوم راجپوت کھوکھر محلہ دارالرحمت ربوہ ۲۔۸۔۶۱

گواہ شد: عبدالحق بقلم خود ولد حسین بخش محلہ دارالرحمت فیکٹری ایریا۔ ربوہ

نمبر ۱۶۲۹۲:- میں رشید احمد ولد چوہدری سردار محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن معرفت قیصر ریسٹورنٹ حبیب اسکوائر بندر روڈ کراچی ۲ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ اگست ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا حیات ہیں میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ ایک سو روپیہ ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ فقط ۳ اگست ۱۹۶۱ء ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد: (انگریزی حروف)

Rashid Ahmad

گواہ شد: ملک رشید احمد خاں قیصر ریسٹورنٹ اسکوائر بندر روڈ کراچی

گواہ شد۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۲۹۳:- میں مبارک احمد نعمانی ولد موسےٰ خاں نعمانی قوم سواتی پیشہ کاروبار عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۲/۲ ہزارہ کالونی ڈاکخانہ کراچی ۱۸ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱۔۷۔۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں پرچون فروشی کا کاروبار کرتا ہوں۔ جس کے ذریعہ مجھے ماہوار آمد مبلغ ایک سو روپیہ ہوتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اسکے بعد میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ فقط ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ۳۱۔۷۔۶۱

العبد: مبارک احمد خاں نعمانی۔

گواہ شد: سید سخاوت شاہ بقلم خود سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کراچی ۳۱۔۷۔۶۱

گواہ شد: شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

نمبر ۱۶۲۹۴:- میں مسماۃ بخت بھری زوجہ میاں روشن دین صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت سال ۱۹۰۶ء ساکن محلہ دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷۔۷۔۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

بالیاں طلائی وزن ۱/۲ ۱ تولہ مالیتی ۱۵۰/- روپے چاندی وزنی ایک سیر مالیتی ۱۲۰/- روپے کل مالیت جائیداد ۲۷۰/- روپے اس کے علاوہ مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار بطور جیب خرچ میرے لڑکے کی طرف سے ملتے ہیں میں اپنی جائیداد مذکورہ مبلغ ۲۷۰/- روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اسکے بعد میری کوئی اور جائیداد پیدا ہو جائے نیز بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اور مبلغ دس روپے ماہوار آمد اور اسکے علاوہ جو بھی ماہوار آمد ہوگی اسکے ۱/۳ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرا مہر مبلغ

الامۃ: نشان انگوٹھا بخت بھری زوجہ روشن دین صاحب۔

گواہ شد: عبدالرشید ولد عبدالحق مرحوم دارالیمن ربوہ

گواہ شد: سلطان محمود پسر حقیقی وصیت کنندہ ساکن محلہ دارالیمن ربوہ مکان ۲/۱۲

نمبر ۱۶۲۹۵:- میں نذر محمد خان ولد محمد خاں قوم آرائیں پیشہ دکانداری عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سعداللہ پور ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۔۷۔۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت جائیداد کوئی نہیں ہے کیونکہ والد صاحب بفضل خدا ابھی حیات ہیں۔ میرا گزارہ اس وقت دوکانداری پر ہے۔ جس کی سالانہ آمدنی تقریباً ۲۴۰۰ روپیہ ہے۔ لہذا میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں اس آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کو ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اسکے بعد میری آمد زائد ہوگئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردوں گا۔ اور اس کے مطابق چندہ دونگا۔ نیز اپنی زندگی میں جو بھی جائیداد پیدا کروں گا۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ وارث ہوگی میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد: نذر محمد خاں ولد محمد خان قوم آرائیں سکنہ سعداللہ پور ضلع گجرات

گواہ شد: غلام مصطفےٰ ولد مولوی غوث محمد سکنہ سعداللہ پور ضلع گجرات۔

گواہ شد: بشیر احمد خادم موصی ۱۶۷۲۳ قائد مجلس خدام الاحمدیہ سعداللہ پور براستہ کنجاہ ضلع گجرات۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔ ورنہ تعمیل ہونی مشکل ہے۔

ٹنڈر نوٹس

پی۔ ڈبلیو۔ آر
نمبر۔ ۷۷۔ ڈبلیو/۵/۲

راولپنڈی ڈویژن
مورخہ ۱۵ ستمبر ۶۱ء

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے لیبر اور میٹیریل سمیت نرخوں کے نظر ثانی شدہ شڈیول (۱۹۵۴) کی بنیاد پر مسر بمہر ٹنڈر ۳۰ ستمبر ۱۹۶۱ء کو دوپہر کے بارہ بجے تک وصول کئے جائیں گے۔

کام	زرضمانت	تکمیل کی مدت	لاگت کا تخمینہ
۱۔ جہلم ڈویژن میں ۶۲-۱۹۶۱ء کے علاقائی کام (الف) (ماسوا) ترکی سے چک لالہ (ماسوا) تک (بشمول) معہ ابجون سیکشن۔			
II ملکوال سب ڈویژن (الف) (ماسوا) ملکوال سے سرگودھا (شامل) تک (ب) ملکوال (شامل) سے (ماسوا) خوشاب تک بشمول بی ایچ ایچ اور ڈی ٹی اور جی بی ڈبلیو برانچیں۔ (ج) بنڈیال (شامل) سے خوشاب (شامل) یا سرگودھا (خارج)	۲۰۰۰/- روپے ہر زون کے لئے	۳۰ جون ۱۹۶۲ء	۹,۰۰,۰۰۰/- نو لاکھ روپے ہر زون کے لئے

۲۔ مقررہ فارموں پر موصولہ ٹنڈر اسی روز سوا بارہ بجے بعد دوپہر کھولے جائیں گے۔

۳۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں شامل نہیں انہیں اپنے نام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس ٹنڈر رکھنے کی مقررہ تاریخ سے پہلے رجسٹر کرا لینے چاہئیں۔

۴۔ ٹنڈروں کی دستاویزات جو ٹنڈر فارموں، ٹھیکہ کی خاص شرائط (الف و ب) ہدایات برائے ٹنڈر اور خاص سپیسی فکیشن اگر کوئی ہو زیر دستخطی سے پانچ روپے ادا کر کے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ یہ رقم واپس نہیں کی جائے گی۔ ٹنڈر دہندگان خاص شرائط کی منظوری کے لئے ان پر دستخط کریں گے۔

۵۔ زرضمانت ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ اور وقت سے پہلے ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس جمع کرا دیا جانا چاہئے بغیر کسی ٹنڈر پر غور نہیں کیا جائے گا۔

۶۔ ریلوے انتظامیہ کم سے کم قیمت کا یا کلی یا جزوی طور پر کوئی ٹنڈر قبول کرنے کی پابند نہیں۔

۷۔ شڈیولی نرخوں سے کم یا زیادہ تین الگ الگ نرخوں کا حوالہ اس طرح دیا جائے (الف) لیبر اور سامان سمیت (ب) لیبر کے لئے (ج) ارتھ ورک کے لئے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی

پاکستان ویسٹرن ریلوے ۔ ملتان ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے ملتان مندرجہ ذیل کام کے لئے شڈیول نرخوں کے سربمہر ٹنڈر ۳۰ ستمبر ۱۹۶۱ء کو دن کے بارہ بجے تک وصول کریں گے اور یہ ٹنڈر اسی روز سوا بارہ بجے کھولے جائیں گے۔

ٹنڈر مقررہ فارموں پر پیش کئے جائیں گے جو زیر دستخطی کے دفتر سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے ۳۰ ستمبر ۱۹۶۱ء کو دن کے دس بجے تک مل سکتے ہیں۔

نمبر شمار	کام	لاگت کا تخمینہ	زرضمانت	تکمیل کی مدت
۱۔	خانیوال منٹگمری سیکشن پر ریل کی ۵۰ میل لمبی پرانی پٹڑی اکھاڑ کر سو پونڈ کی آر۔ ای ریلوے پٹڑی بچھانے سے متعلق تمام سٹرکچرل (STRUCTURAL) کام۔	۱,۷۳,۰۰۰/-	۳۵۰۰/-	۸ ماہ

۱۔ صرف منظور شدہ ٹھیکیدار ٹنڈر بھیجیں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں شامل نہیں اور جو متذکرہ بالا کام کے لئے ٹنڈر بھیجنے کے خواہشمند ہوں انہیں ۲۹ ستمبر ۱۹۶۱ء سے پہلے منظور شدہ فہرست میں اپنا نام شامل کرانے کی درخواست پیش کرنی چاہئے اور اپنے سابقہ تجربہ اور موجودہ مالی حالت کے متعلق سرٹیفکیٹوں کی نقول گزیٹیڈ افسروں سے باقاعدہ تصدیق کرا کے درخواست کے ہمراہ بھیجنی چاہئیں۔

کام کے حالات اور شرائط کی مکمل تفصیل زیر دستخطی کے دفتر سے کسی کام کے روز درخواست دے کر حاصل کی جا سکتی ہیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پاکستان ویسٹرن ریلوے ملتان

بقیہ صفحہ اوّل

میں گورنروں کی ایک کانفرنس طلب کی ہے توقع ہے کہ اکتوبر ۱۹۶۱ء کے آخر تک صدر کو تمام امکانی مشورے موصول ہو جائیں گے۔"

"عوام کی خواہشات کے مطابق دستور کی تیاری صدر پر ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ پیش کردہ تمام تجاویز اور ملک کو درپیش سیاسی، سماجی اور اقتصادی مسائل کے تمام پہلوؤں اور مستقبل میں پیدا ہونے والی تمام امکانی پیچیدگیوں کا صدر کو جائزہ لینا اور ان پر غور کرنا ہے۔ صدر نے ان تمام باتوں کے بارے میں پہلے سے کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی ہے اور آپ اس عظیم کام کی تکمیل کے سلسلہ میں ہر قسم کی تجاویز اور مشوروں پر غور کریں گے۔ توقع ہے کہ اگر دستوری تجاویز کے بارے میں باقی امور وقت پر انجام پا سکیں، تو صدر انشاء اللہ نومبر ۱۹۶۱ء میں کسی وقت اپنے فیصلہ کا اعلان کر سکیں گے اسکے بعد آئین کا مسودہ تیار ہونا شروع ہوگا اس میں کچھ وقت لگے گا۔ لیکن امید ہے کہ دستور اگلے سال کے شروع میں نافذ کر دیا جائے گا۔

● چنڈی گڑھ ۲۳ ستمبر۔ گوردوارہ پربندھک کمیٹی کے چھاپوں اور اس طرح مذہبی مقامات کی بے حرمتی کے مسائل پر غور کرنے کے لئے ۲۷ ستمبر کو سکھوں کی تمام جماعتوں کی کنونشن طلب کر لی گئی ہے۔

بقیہ صفحہ ۵

علامہ اقبال کی جس تحریر کا آپ نے حوالہ دیا ہے وہ ۱۹۳۴ء کے بعد کی ہے جب احرار کی شورش سے مرعوب ہو کر اپنی جان چھڑانے کے لئے وہ اس بیان دینے پر مجبور ہو گئے ورنہ اس سے قبل وہ احمدیت کے بڑے مداح تھے۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب کی وفات کے دو سال بعد علی گڑھ کے اسٹریچی ہال میں انہوں نے جو تقریر کی تھی اس کا ایک فقرہ یہ بھی تھا کہ:- "پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ احمدیہ کہتے ہیں۔"

آپ نے جن خطابات تقدیس کا ذکر کیا ہے وہ میری رائے میں کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتے۔ ام المومنین، ازواج مطہرات وغیرہ ایسے الفاظ نہیں کہ ان کو سامنے رکھ کر احمدیت یا عقاید احمدیت کو لغو و باطل قرار دیا جائے نزاع و اختلاف کی صورت میں ایسی معمولی باتوں سے استدلال کرنا احساس کمتری کے مظاہرہ سے زیادہ نہیں۔ اس باب میں اگر آپ احمدی جماعت کے دلائل معلوم کرنا چاہتے ہیں تو پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی وہ رپورٹ پڑھ لیجئے جس سے اس مسئلہ پر بھی کافی روشنی پڑتی ہے۔

اب رہا آپ کا یہ ارشاد کہ میں مرزا غلام احمد کی ذات اور احمدیت دونوں کو ایک دوسرے سے جدا سمجھتا ہوں، صحیح نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جتنے سچے احمدی ہیں وہ سب کے سب حضرت مرزا صاحب کی ہدایات پر عامل ہیں اور یہ ہدایات وہی ہیں جن کی پاکیزگی سے آپکو بھی انکار نہیں۔

مابعد الطبیعیاتی مسائل میں البتہ مجھے احمدی جماعت کیا، تمام مسلم جماعتوں سے اختلاف ہے، سو اس کا تعلق بالکل میری ذات سے ہے اور خدا کا جو تصور میرے سامنے ہے وہ تمام مذاہب کے تصور سے مختلف ہے لیکن اسی کے ساتھ میں یہ بھی مانتا ہوں کہ اصل چیز عقائد نہیں بلکہ اعمال ہیں اور اعمال کے لحاظ سے احمدی جماعت اس وقت اسلام کی تنہا نمائندہ جماعت ہے۔

(نگار ستمبر ۱۹۶۱ء)

دارالنصر غربی میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

مورخہ ۲۳/۹/۶۱ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد دارالنصر غربی میں جلسہ سیرۃ النبی صلعم منعقد ہو رہا ہے اس جلسہ کی صدارت مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ فرما رہے ہیں دوست زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرما دیں۔

عبد العزیز
جنرل سیکرٹری تحریک جدید
لوکل انجمن احمدیہ